

بندوں کو سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت

محقق تحریر: مقبول احمد سلفی
داعی اسلامک دعوت سنٹر، طائف (سعودی
عرب)

Best Quality Shariff



Maqubool Ahmed



00966531437827 (طائف)

محقق تحریر: مقبول احمد سلفی



SheikhMaqubolAhmedFatawa. <http://maquboolahmad.blogspot.com>

بندوں کو سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوت سنٹر، شمالی طائف (مسره)

اللہ کی مکمل کتاب قرآن حکیم بندوں کے لئے سکون کا باعث ہے، ہدایت کا سامان ہے اور زندگی کے ہر موڑ پر انہیں امید دلاتی ہے۔ اس لئے اسے سینے سے چمٹائے رکھنے، حرز جان بنائے رکھنے، پڑھنے، پڑھانے اور زندگی میں اتارے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں جب بھی بے چینی محسوس ہو اللہ کا کلام پڑھیں، پریشانی کا سامنا ہو کلام الہی کی تلاوت کریں، خوف و ہراس کا منظر ہو ذکر خالق سے دل و زبان تروتازہ کریں یعنی ہمیں کبھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے خواہ حالات کچھ بھی ہوں۔ آخر ہمارا کوئی خالق ہے وہ سب کچھ دیکھ اور سن رہا ہے، سب کی نگرانی کرنے والا ہے، سب کی حاجتیں پوری کرنے والا ہے، روزی روٹی سے لیکر زندگی کا ہر سامان مہیا کرنے والا ہے۔ ہم کیوں مایوس ہوتے ہیں جبکہ اللہ نے ہمیں ہر قسم کی پریشانی سے نکلنے کا راستہ بتلایا ہے، خیر و شر کی تمیز دی ہے، ایمان و کفر کا فرق دیا ہے، ایک روشن دین اور کھلی کتاب دی ہے جس کے ہر کلمہ میں روشنی، امید اور ہدایت ہے۔

ممکن ہے دیگر مذاہب میں مایوسی کی تعلیم دی گئی ہو مگر اسلام میں اس کو کوئی جگہ نہیں دی گئی ہے بلکہ مایوسی ایسا گناہ ہے جو کفر تک لے جاتا ہے اور بسا اوقات آدمی کافر بھی ہو جاتا ہے۔ **اللہ کا فرمان ہے : وَلَا تَيَاسُّوا مِنْ رُّوحِ اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يَيَاسُ مِنْ رُّوحِ اللَّهِ إِلَّا الْفَاقُونَ (يوسف: 87)**

ترجمہ: اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، یقیناً رب کی رحمت سے مایوس وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ کا فرمان ہے : قَالَ وَمَنْ يَقْنُطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ (الحجر: 56)۔

ترجمہ: کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : **الْكِبَارُ : الشِّرْكُ بِاللَّهِ ، وَالْإِيَّاسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ ، وَ الْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ (صحيح الجامع: 4603)**

ترجمہ: اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کی رحمت سے ناامید ہونا کبیرہ گناہ ہے۔

یعنی اللہ کی رحمت سے مایوسی صریح گمراہی ہے، یہ راستہ گمراہ اور کافر ہی اختیار کرتا ہے، اگر کوئی مسلم مایوسی کا شکار ہے تو وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اسے توبہ کرنا لازم ہے۔

قرآن حکیم کا ورق ورق اور سطر سطر بندوں کے لئے راحت کا سامان ہے، ہے کوئی جو قرآن پڑھ کر اور سمجھ کر دیکھے؟ ہے کوئی جو اپنی بیماریوں کا علاج اس کتاب میں تلاش کرے؟ تاہم گواہ ہے جس نے بھی قرآن کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا اس کے حصے میں کامیابی ہی کامیابی آئی۔ آپ بھی کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو کتاب اللہ کو اپنا ساتھی بنائیں، اسے غور و فکر سے پڑھیں، اس پر عمل کریں اور اس کی طرف قوم مسلم و غیر مسلم کو بلائیں۔

علماء نے تلاش کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کی وہ کون سی آیت ہے جو بندوں کو سب سے زیادہ امید دلاتی ہے، مایوسی سے بچاتی ہے اور گنہگار ہو کر بھی اپنے خالق و مالک سے عفو و درگزر کی امید جگاتی ہے۔ اس سلسلے میں کئی قرآنی آیات ذکر کی جاتی ہیں تاہم اکثر و بیشتر اہل علم نے سورہ زمر کی آیت نمبر ۵۳ کو سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت قرار دیا ہے، اللہ کا فرمان ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر: 53)

ترجمہ: (میری جانب سے کہہ دو) کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔

یہ قول حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی طرف بھی منسوب ہے مگر سند ایہ اقوال ثابت نہیں ہیں۔ جب ہم مذکورہ آیت کی شان نزول تلاش کرتے ہیں تو صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی یہ روایت ملتی ہے کہ:

أَنَّ نَاسًا، مِنْ أَهْلِ الشَّيْءِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا، فَاتُّوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ، لَوْ تَخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمَلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا يَزْنُونَ} وَنَزَلَتْ {قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ، لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ} (صحيح البخاري: 4810)

ترجمہ: مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت خون ناحق بہائے تھے اور بکثرت زنا کرتے رہے تھے، وہ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ یقیناً اچھی چیز ہے لیکن اگر آپ ہمیں اس بات سے آگاہ کر دیں کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں کیا وہ معافی کے قابل ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: "وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو ناحق قتل بھی نہیں کرتے، جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔" اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: "کہہ دیجیے! اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔"

گو کہ شان نزول میں خطاب مشرکین مکہ کو ہے مگر اس آیت کا حکم عام ہے، اس میں مشرکین و کفار اور ہر قسم کے گنہگار شامل ہیں جنہوں نے خوب خوب گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کئے ہوں۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ یہ آیت تمام نافرمانوں خواہ کافر ہوں یا دوسرے توبہ اور انابت کی طرف دعوت دینے والی ہے، اور خبر دینے والی ہے کہ اللہ توبہ کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والوں کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ گناہ کتنے بھی ہوں اور سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہو جائیں۔ اور اس آیت کو توبہ پر محمول نہ کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ شرک توبہ کے بغیر معاف نہیں کیا جاتا ہے۔ {تفسیر ابن کثیر}

اس آیت کو توبہ پر محمول کرنا ضروری ہے جیسا کہ حافظ رحمہ اللہ نے کہا ہے تاکہ قرآن کی اس آیت سے ٹکراؤ نہ ہو جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ سارے گناہ معاف کر سکتا ہے سوائے شرک کے۔ **اللہ کا فرمان ہے : (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء: 48).**

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

آیت کی شان نزول اور اس کے معانی و مفاہیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بندوں کے حق میں سب سے زیادہ امید والی آیت یہی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ گنہگار بندوں کو کس طرح امید دلاتا ہے؟

• سب سے پہلے اللہ اپنے پیغمبر کو خطاب کرتا ہے کہ وہ اپنی امتی کو خبر کرے پھر یاعبادی کے ذریعہ بندوں کو شفقت و محبت بھرے نرالے انداز میں یاد کرتا ہے۔ تمہیں ڈرنے اور خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے، تم نے گناہ کر لئے تو کیا ہوا؟ بندے تو میرے ہی ہو۔ میں ہی تمہارا خالق و مالک ہوں۔ اور تو کوئی نہیں جس سے تمہیں گھبرانے کی ضرورت ہے۔

• جب اللہ اپنے بندوں کو پیار بھرے لہجے میں پکار کر ان کا احترام و اکرام کرتا ہے پھر معصیت و نافرمانی کی کثرت یاد دلاتا ہے کہ تم نے حد سے زیادہ معصیت کر لی، گناہوں کی حد پار کر دی، نافرمانی پہ نافرمانی کرتے رہے۔

• معاصی کی کثرت یاد دلانے کے بعد اب گنہگاروں کی ڈھارس بندھاتا ہے، ناامیدی سے روکتا ہے اور صاف لفظوں میں گنہگاروں سے کہتا ہے کہ گناہوں کی کثرت ہو جانے کی باوجود بھی تمہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا ہے۔ اوپر آپ نے قرآن کی چند آیات بھی پڑھیں جن میں مایوسی گمراہ و کافر کی صفت قرار دی گئی ہے۔ مومن کو کسی بھی طور اور کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ایسے موقع پر اللہ پر توکل بہت کام آتا ہے اور ایمان و یقین میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

• اب سبحانہ و تعالیٰ تاکید جملے کے ساتھ وہ کلام کرتا ہے جس سے گنہگاروں کی امید بلاشبہ جاگ جاتی ہے اور رحمت الہی سے دامن بھر جاتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ تمہیں تمہارا گناہ یاد ہے، مجھے میری رحمت و مغفرت یاد ہے، جاؤ تمہارے سارے گناہ معاف کر دئے۔ سن لو! ایک دو گناہ نہیں، سارے گناہ بخش دئے۔ رب تعالیٰ نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ آگے تاکید کے ساتھ یہ بھی خبر دیدی کہ بے شک میں ہی تو سب سے زیادہ معاف کرنے والا اور سب سے زیادہ مہربانی کرنے والا ہوں، تم میرے علاوہ کس کو اس قدر معاف کرنے والا پاتے ہو؟ سبحان اللہ، اللہ واقعی بڑا معاف کرنے والا ہے۔

جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ اللہ بہت معاف کرنے والا اور بڑا مہربان ہے اور گنہگاروں کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے تو اس کے ساتھ مزید دو باتوں کو جاننے اور عمل میں لانے کی بھی ضرورت ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اللہ کی رحمت کی امید میں عدا گناہ کرتے رہیں، گناہوں پر اصرار کرتے رہیں، اللہ کی حدود کی پامالی اور فرائض و واجبات میں کوتاہی برتیں۔ یاد رہے کہ اللہ بہت معاف کرتا ہے تو بہت سخت سزا بھی دیتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ چھوٹے گناہ نیکیوں سے خود بخود مٹ جاتے ہیں مگر بڑے گناہوں کے لئے توبہ ضروری ہے جیسا کہ مذکورہ آیت بھی توبہ کو مستلزم ہے۔ بغیر توبہ کے کبیرہ گناہ معاف نہیں ہوتے اور توبہ کی قبولیت کی شرائط یہ ہیں کہ اولاً گناہ پہ ندامت کا اظہار کیا جائے، ثانیاً: اللہ کی طاعت میں گناہ ترک کر دیا جائے اور ثالثاً آئندہ اس گناہ سے بچنے کا اللہ جل شانہ سے وعدہ کیا جائے۔ گناہ حقوق العباد سے متعلق ہو تو حق کی واپسی بھی توبہ کی شرط ہے۔

آخری بات تحریر کر کے مضمون ختم کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے کہ یہی آیت صرف گنہگاروں کو امید دلاتی ہے، ایک مومن کا ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ کے دین میں ہی سراسر سکون و راحت کا سامان ہے، اللہ کا کلام سراپا امید ہے۔ اپنی زندگی کو مایوسی اور کفر سے بچانے کے لئے ہمیں قرآن کو سمجھ کر پڑھنا اور اس پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنا چاہئے۔ بعض اہل علم نے سورہ زمر کی مذکورہ آیت کے علاوہ دوسری آیت کو سب سے زیادہ امید والی آیت قرار دیا ہے، ان آیات میں بھی بلاشبہ مومنوں اور خصوصاً گنہگاروں کے واسطے رحمت و مغفرت کی امید ہے مگر سب سے زیادہ امید والی آیت سورہ زمر کی مذکورہ آیت ہی معلوم ہوتی ہے، اس آیت کے علاوہ سب سے زیادہ امید والی آیت کے متعلق اہل علم کا جو اختلاف ہے، اس میں بعض کے نزدیک سورہ فاطر کی 32 اور 33 آیت، سورہ نور کی 22 نمبر آیت سے، سورہ غافر 33، حجر 49، انعام 82، اعراف 156، رعد 6، سورہ طہ 48، احزاب 47، سورہ ضحیٰ 5، سورہ شوریٰ 30، سورہ نساء 110، سورہ محمد 11 اور 19، سورہ توبہ 102 وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی رحمت سے نواز کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین